Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۱/۲۶ | ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ، ۱۳ احسان ۱۳۵۱ ہش، ۱۳ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۳۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۲ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

آج شام حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ - ۱۲ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات کو روکنے والی چیز صرف خدا کی معرفتِ کاملہ ہے

گناہوں کا سیلاب بجز اسکے رُک ہی نہیں سکتا کہ خدا پر ایک چمکتا ہوا یقین حاصل ہو

"تمام سعادت مندیوں کا مدار خداشناسی پر ہے۔ نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ **خدا کی معرفتِ کاملہ** ہے جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے، **وہ بڑا قادر ہے، وہ ذوالعذاب الشدید ہے**۔ یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کرنیوالی بجلی گراتا ہے۔ جب تک انسان اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کی حدود سے نکل کر عَرَفْتُ اللّٰہَ کی منزل میں قدم نہیں رکھتا اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے ایک ایسی صداقت ہے جس کو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ کا تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ ... بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا ان کو یقین دلایا گیا ہو، وہ اس سے ڈرتے ہیں۔

پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو۔ کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون، نجات نہیں دے سکتا اور گناہوں کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رُک ہی نہیں سکتا کہ ایک **چمکتا ہوا یقین** اُس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے تو میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے۔ **سچے ایمان اور سچے یقین** اور گناہ میں باہم عداوت ہے جہاں **سچی معرفت** اور **چمکتا ہوا یقین** خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے۔"

(الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

ضروری اطلاع

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مجلس صحت کے قیام کے بعد کوئی کھلاڑی (انفرادی یا اجتماعی ٹیم کی صورت میں) اس امر کا مجاز نہیں ہے کہ وہ کسی کھیل کے کسی بھی ٹورنامنٹ میں مجلس صحت کی منظوری کے بغیر ربوہ کی نمائندگی کرے۔

اسی طرح ربوہ میں کسی بھی ٹورنامنٹ کے انعقاد کیلئے مجلس صحت کی منظوری ضروری ہے۔

(کنوینر مجلسِ صحت ربوہ)

وقفِ عارضی کے سلسلہ میں ضروری اعلان

وقفِ عارضی بلاشرط ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقفِ عارضی غیر مشروط ہے کسی واقف کے لئے جائز نہیں کہ وہ خود جگہ مقرر کرے کہ مجھے فلاں جگہ بھیجا جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق چونکہ اخراجات سفر و طعام خود واقف کے ذمہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ معین کر دے کہ میں اتنے فاصلہ تک جا سکوں گا مگر اسے یہ اجازت نہیں کہ مجھے فلاں جماعت میں بھجوایا جائے۔ جماعت کا فیصلہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایماء کے ماتحت مرکز سے ہوتا ہے۔ ایسا ہی واقفین وقفِ عارضی کو اس شرط کے لگانے کی بھی اجازت نہیں کہ مجھے فلاں شخص کے ساتھ وقف میں بھیجا جائے جملہ واقفین پر واضح رہے کہ وقفِ عارضی بلاشرط ہونا چاہیئے کیونکہ اس وقف کی قربانی خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے لئے کی جاتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ احسان ۱۳۵۱ھ ش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیم دلانہ اطاعت اور اُسکی مضرّت

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اللہ اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت ہی کا حکم نہیں دیا ہے بلکہ ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے کہ تمہاری یہ اطاعت پوری پوری یعنی کامل اطاعت ہونی چاہیئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں ایک طرف اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء آیت ۶۰) فرمایا وہاں دوسری طرف یہ حکم بھی دیا کہ:-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ (سورۃ البقرہ آیت ۲۰۹)

یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پورے کے پورے فرمانبرداری کے دائرے میں آجاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

کَآفَّۃً کا لفظ کمیت اور کیفیت ہر دو معانی میں استعمال ہوتا ہے یعنی بلحاظ کمیت "سب کے سب" کے معنوں میں بھی اور بلحاظ کیفیت "کلّی طور پر" کے معنوں میں بھی۔ مؤخر الذکر معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مسلمانوں کو ہمہ وجوہ یعنی کلّی طور پر فرمانبرداری کے دائرہ میں داخل ہونے کی ہدایت کی ہے اور ساتھ ہی یہ فرما کر کہ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ بتایا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ بعض معاملات میں تو تم خدا اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت کر رہے ہو اور بعض معاملات میں اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر شیطان کی پیروی تمہارا شعار ہو۔ تم اطاعت گزار اسی وقت شمار ہوگے جب خدا اور رسول اور اولوالامر کی پوری پوری اطاعت کروگے اور کسی معاملہ میں بھی خواہ وہ بظاہر کتنا ہی چھوٹا اور معمولی کیوں نہ نظر آئے شیطان کی پیروی نہیں کروگے۔ اگر تم بعض لحاظ سے تو خدا اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت کروگے اور بعض لحاظ سے شیطان کی پیروی کرنے والے ہوگے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ تمہیں دھتکار دے گا اور شیطان جو تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے تمہیں ورغلا کر خدا تعالیٰ کا نافرمان اور باغی بنا دے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے کرتے یکدم شیطان کی پیروی کرنے لگتے اور گناہ کی طرف جھک جاتے ہیں جہنم کے عذاب سے ڈرایا ہے جیسا کہ فرمایا:-

وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَھَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِھَادُ ○ (البقرہ آیت ۲۰۷)

اور جب انہیں کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو (اپنی) عزت (کی پچ) انہیں گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے اور وہ یقیناً بہت برا ٹھکانا ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں اور ہمہ تن خدا ہی کے ہو جاتے ہیں اور شیطان کی کسی حال میں بھی پیروی کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے یہ بشارت دی ہے کہ وہ انہیں اپنی بے انداز شفقتوں کا مورد بنائیگا۔ چنانچہ اگلی ہی آیت میں فرماتا ہے:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ○ (البقرہ آیت ۲۰۸)

اور بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی رضاء حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو بیچ ہی ڈالتے ہیں۔ اللہ اپنے ایسے مخلص بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔

ان دونوں قسم کے لوگوں (۱- کبھی کبھی شیطان کی طرف جھک جانے والوں اور ۲- ہمہ تن خدا ہی کے ہو جانے والوں) کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت (آیت ۲۰۹) میں مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ مؤخر الذکر گروہ میں شامل ہوں یعنی کلّی طور پر اور پورے کے پورے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے دائرہ میں آجائیں اور کسی معاملہ میں بھی شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ بے دلی کی اطاعت کو قطعاً کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ وہ ادھوری اطاعت کو اطاعت سمجھتا ہی نہیں۔ ادھوری اطاعت کرنے والوں کو وہ شیطان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے اور اُن سے کہتا ہے کہ تم میرا قُرب حاصل کرنے کے اہل نہیں ہو، وہی تمہارا آقا اور سردار ہے جس کی طرف تم جُھک جُھک جاتے ہو۔ پس خدا اور رسول اور اولوالامر کا حقیقی اطاعت گزار وہی ہے جو کامل اطاعت کو اپنا شعار بناتا ہے، عُسر اور یُسر کسی حال میں بھی اطاعت سے منحرف نہیں ہوتا اور ایک لمحہ کے لئے بھی اسے یہ خیال نہیں آتا کہ وہ کوئی بات شیطان کی بھی مان لے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جنہیں خدا تعالیٰ اپنی بے اندازہ شفقتوں کا مورد بناتا ہے اور انہیں دنیا اور آخرت میں بڑے بڑے انعاموں سے نوازتا ہے۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی حال میں بھی شیطان کی طرف نہ جھکنے اور اللہ تعالیٰ کی پوری پوری یعنی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں ہی کو چھوڑنا ہوتا ہے۔ اگر ایک حصہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا، تو اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہیں کرتا۔ یہ سلسلہ اُس کا اسی لیئے ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی طرف آوے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہنچتی ہے۔ لیکن اگر اس کے حصہ میں ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی۔ جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو بیعت کچھ چیز نہیں ہے۔ جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا۔ اسی طرح خدا کا معاملہ ہے۔ وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو پھر اُدھر اس کے دشمنوں کی بھی اطاعت کرو۔ اس کا نام تو نفاق ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس معاملہ میں زید و بکر کی پروا نہ کرے۔ مرتے دم تک اس پر قائم رہو۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۷۵، ۷۶)

فرائض کی بجاآوری اور حدود اللہ کا احترام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً کے قرآنی حکم کے مطابق اپنے صحابہ کرامؓ کو پوری پوری اطاعت بجالانے اور کلّی طور پر فرمانبرداری کے دائرہ میں آنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو ثعلبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا، وَحَرَّمَ اَشْیَآءَ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا، وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَآءَ رَحْمَۃً لَکُمْ غَیْرَ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا (دار قطنی)

یعنی اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا، اُس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں ان سے آگے نہ بڑھنا اور نہ ان کو پامال کرنا، اُس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرنا، کچھ باتوں کا ذکر اُس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے، نہ وہ بھولا ہے اور نہ اُس نے غلطی کھائی ہے، پس ان کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرنا۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا استثناء اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ تمام فرائض بجالانے، تمام حدود کا احترام کرنے اور تمام حرام چیزوں سے بچنے اور دور رہنے کی نصیحت فرمائی ہے اور حضورؐ کی یہ نصیحت اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً کے عین مطابق ہے یعنی اطاعت ہو تو پوری پوری۔ نیم دلانہ یا جزوی اطاعت کوئی اطاعت نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی نظریۂ جہاد کی ترجمانی

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی

اسلام دینِ فطرت ہے اس کی پُرحکمت اور مقدس تعلیم اس کے بیان کردہ پاکیزہ اصول و قوانین یقیناً نسلِ انسانی کی کامل ہدایت و راہنمائی کا موجب ہیں لیکن یہ امر حد درجہ تعجب انگیز بلکہ افسوسناک ہے کہ اسلام کے معاندین نے ہر زمانہ میں ضد و تعصب کی بنا پر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ دین اسلام کو اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور غلط تاثر پیدا کر کے ابنائے اقوام کو اسلام سے دور رکھنے اور اس سے بری طرح بدظن کرنے کی مذموم سعی کی ہے۔

اسلام کے خلاف غلط قدم اٹھانے والوں اور اسے بلا وجہ دوسروں میں بدنام کرنے کے لئے طرح طرح کے اعتراضات کرنے اور گوناگوں شکوک و شبہات پیدا کرنے میں علاوہ دیگر معاندین اسلام کے یہود و نصاریٰ بھی پیش پیش دکھائی دیتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ مذاہب عالم میں سے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عدل و انصاف اور صلح و امن کے قیام کے لئے ہمیشہ اور ہر زمانہ میں بے مثال نمونہ قائم کیا ہے اور مسلمان بحیثیت قوم ہر آن اس بات کے متمنی رہے ہیں کہ دنیا کا امن برقرار رہے اور کسی وقت بھی شر و فساد کا بازار گرم نہ ہو جہاں کہیں بھی امن و امان کے خلاف کسی قوم نے سر اٹھایا اور آزادیٔ مذہب اور حریتِ ضمیر کے خلاف علم بغاوت بلند کیا مسلمانوں کی رگ حمیت پھڑک اٹھی اور ان کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ انسانی خون کی ہولی کھیلی جائے اور اس طرح انسانیت مارے شرم سے گردن جھکائے انسانیت کے حقوق کے تحفظ کے لئے نہ صرف اسلام کے دورِ اول میں ہی مسلمانوں نے عملی قدم اٹھایا اور انسانی شرف کی سربلندی کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور طاغوتی طاقتوں کے استیصال اور سرکوبی کے لئے میدانِ کارزار میں دیوانہ وار نکل کھڑے ہوئے بلکہ بعد کی صدیوں میں بھی مسلمانوں کا یہی کردار نظر آتا ہے۔

لیکن آہ! معاندینِ اسلام نے بجائے حق و انصاف کا لحاظ رکھنے کے اسلام اور اس کے ماننے والوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے غیر مسلم قوموں پر مختلف زمانوں میں جور و ظلم روا رکھا ہے اور دیگر قوموں کے حقوق کو پامال کیا ہے یہ ناروا الزام نہ صرف واقعات کے ہی خلاف ہے بلکہ اسلامی تعلیم اور حضرت رسول پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مقدس اسوہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر بزرگانِ امت کے عمل کے بھی سراسر منافی اور حقائق کا خون کرنے کے مترادف الزام ہے۔

محترم مولانا عبداللطیف صاحب فاضل بہاولپوری نے اپنے مفصل مضمون "غزوۂ احد کی عظمت کو لوگوں کی نظروں سے گرانے کے لئے معاندین اسلام کی طرف سے پروپیگنڈا اور اس کا جواب" میں (جو کہ حال ہی میں "الفضل" کی متعدد اشاعتوں میں چھپا ہے) معاندینِ اسلام کے کئی ایک شبہات اور اعتراضات کی حقیقت الم نشرح کی ہے۔

مولانا صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں قرآن کریم اور تاریخ کی روشنی میں معاندین اسلام کے بے بنیاد اور دور از حقیقت پروپیگنڈا کا نہ صرف دلائل قویہ سے بطلان کیا ہے۔ بلکہ حقائق کی ایسے رنگ میں ترجمانی کی ہے کہ جس سے یقیناً ایسے غیر مسلم اصحاب جو حق و صداقت کے متلاشی ہیں۔ حقیقتِ حال معلوم کر کے بہت حد تک اسلام کے قریب آسکتے ہیں اور ان لوگوں پر دشمنانِ اسلام کے غلط پروپیگنڈا کا جادو اثر نہیں کر سکتا۔

معاندین اسلام غزوۂ احد پر ہی نہیں دیگر اسلامی غزوات پر بھی شروع دن سے اعتراضات کرتے چلے آرہے ہیں بلکہ ان کی نظر میں اسلام کا مسلمانوں کو اقوام غیر سے بوقت ضرورت جہاد کا حکم دینا ہی قابلِ اعتراض سمجھا جاتا ہے اور اسی بنا پر ان کا کہنا ہے کہ اسلام (نعوذ باللہ) جبر و تشدد کا حامی بلکہ پرچارک ہے یہ نادان لوگ نہیں سمجھتے کہ جس مذہب نے آج سے چودہ سو برس قبل اعلان فرما دیا ہے کہ لا اکراہ فی الدین وہ بھلا ظلم و تعدی کو روا رکھ سکتا کیونکر برداشت کر سکتا ہے؟ بعض دفعہ اس امر کو تو قطعاً بھول جاتے ہیں کہ غیروں نے مسلمانوں پر کیا کیا جور و ظلم روا رکھا اور مسلمانوں کو کس طرح کی گھاٹیوں اور پرخطر حالات میں سے گزر کر سلامتی کا سانس لینا نصیب ہوا۔

مسلمان قوم نے غیر قوموں کے مقابل پر جس حوصلہ مندی اور کمال تحمل مزاجی سے کام لیتے ہوئے صبر آزما گھڑیوں اور کٹھن امتحانوں میں پورا اتر کر دکھایا ہے۔ اس کی نظیر کسی قوم کی تاریخ میں ہرگز نہیں ملتی۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کن حالات اور کن وجوہ کی بنا پر اذن جہاد دیا اس کا پتہ اس قرآنی آیت سے ملتا ہے کہ

اذن للذین یقاتلون
بانھم ظلموا و ان
اللہ علی نصرھم
لقدیر الذین
اخرجوا من دیارھم
بغیر حق الا ان یقولوا
ربنا اللہ۔ (الحج)

اس آیہ کریمہ پر معمولی تدبر کرنے سے ہر انسان پر عیاں ہو جاتا ہے، کہ اسلام نے مسلمانوں کو مشرکین عرب سے اس وقت جہاد کرنے کا حکم دیا۔ جب کہ کفار کے مظالم کی انتہا ہو چکی تھی اور مظلوم مسلمان چکی کے دو پاٹوں میں سے گزر کر از سرِ نو زندگی کا سانس لے رہے تھے ایسے حالات کی موجودگی میں معاندین اسلام کا اسلامی جہاد پر اعتراض کرنا سراسر تحکم اور بے انصافی ہے۔

مولانا بدرالدین صاحب بدر جالندھری اپنی تصنیف "خطباتِ بدر" میں زیر عنوان "اسلام کا جنگی نظام" تحریر فرماتے ہیں کہ

"اسلام صلح و امن کا علمبردار ہے قرآن کریم نے اس وقت جنگ کرنے کا حکم دیا ہے جب کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو ان کی جانیں خطرہ میں گھری ہوں انہیں گھروں سے نکالا جا رہا ہو ان کے مال لوٹے جا رہے ہوں۔ و سرکش لوگوں کی زیادتیاں حد سے گزر گئی ہوں اسلام اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے دشمنانِ دین نے تہیہ کر لیا ہو اور جنگ کی پہل قدمی ان کی طرف سے ہو اور جنگ کے حکم کے ساتھ ہی یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے کسی قسم کی زیادتی نہ ہو چنانچہ ارشاد فرمایا ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَ
لَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔

یعنی اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں مگر اپنی طرف سے زیادتی نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اس آیت میں زیادتی کی ممانعت کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اس امر کی دلیل ہے کہ اسلام میں زیادتی کرنا ہمیشہ کے لئے ممنوع اور حرام ہے"

(خطباتِ بدر صفحہ ۲۵۸ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

ان سطور میں اسلامی نقطہ نگاہ سے جن وجوہ کی بنا پر جہاد بالسیف فرض قرار دیا گیا ہے اور ان کے نہ پائے جانے کی صورت میں جہاد کی ممانعت کی گئی ہے۔ بالکل یہی صورتِ حال بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں بیان کر کے مسلمانوں کو اس امر کی تلقین فرمائی کہ عدم شرائطِ جہاد کی وجہ سے کسی ایسی قوم اور حکومت سے ہرگز جہاد بالسیف نہ کریں۔ جو اسلام میں دخل اندازی نہیں کرتی اور نہ ہی مسلمانوں کے ملّی حقوق کی پامالی کے لئے کسی قسم کا تشدد روا رکھتی ہے بلکہ برعکس اس کے عدل و انصاف کے دامن کو تھامے ہوئے ہے اور مسلمانوں سے حسنِ سلوک سے پیش آتی ہے۔

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ نظریہ کوئی ایسا نظریہ نہ تھا جس سے اسلامی تعلیم اور احکام کی تنسیخ لازم آتی بلکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کا ایسے خیالات کا اظہار فرمانا عین اسلامی آئین اور اصولوں کو اجاگر کرنا تھا اور ان کی صحیح ترجمانی تھی لیکن حیرت ہے کہ بعض لوگوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ علیہ السلام کی ذات پر اور آپ کے ماننے والوں پر اسلامی جہاد کے منکر ہونے کا الزام لگایا ہے۔ آج سے ۹۷ برس قبل جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابھی دعویٰ ماموریت نہ تھا، عیسائی قوم کی طرف سے اسلامی جہاد پر اعتراض کیا گیا اس وقت ایک مشہور عالم مولانا غلام اللہ صاحب قصوری نے اپنی تصنیف موسومہ بہ تائید الاسلام میں عیسائیوں کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ:

"مذہب اسلام میں کبھی جہاد کا حکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاص وقت پر ہے نہ کہ ہر وقت۔ مذہب اسلام اجازت نہیں دیتا کہ ہم بے گناہ قتل انسان کے مرتکب ہو کر اس میں نجات کا خیال کریں قرآن میں جس قدر آیات ہیں ان کے یہی معنی ہیں کہ جب وقت جہاد کا آجاوے اور مخالف تم کو تکلیف دیں یا ماریں تو اُن سے لڑو اور شریعت محمدیہ میں یہی حکم ہے کہ اگر مخالف تم کو اپنے مذہبی رسومات ادا نہ کرنے دیں تو تم اپنے خلیفہ کو جو حسب قانونِ اسلام ایک ہی خلیفہ مانا گیا ہے ماتحت ہو کر مخالفین سے لڑو مگر جب وہ تمہیں آزاد رکھتے ہیں اور تمہارے مذہب میں اور رسومات مذہبی کے آزاد کرنے میں دست اندازی نہیں کرتے تو اُن سے جہاد کرنا درست نہیں ہے۔ جیسے کہ اب ہمارے سر پر سرکار انگلشیہ ہے۔ اور ہم گورنمنٹ کی حکومت میں اپنی مذہبی رسومات کو بلا روک ٹوک ادا کرتے ہیں تو شریعت کے حکم سے ہم اس امر کے مجاز نہیں ہوں گے کہ گورنمنٹ ہند سے لڑائی کریں بلکہ ہم ہیں اگر کوئی مخالفت کرے تو اس کی سزا شریعت نے زیادہ اس سے مقرر فرمائی ہے جو قانون سرکار انگلشیہ یعنی تعزیرات ہند میں مقرر کی گئی ہے

(تائید الاسلام صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ ۱۲۹۹ھ)

مولانا غلام اللہ صاحب قصوری کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ اسلامی نقطۂ نگاہ کے اعتبار سے شرائطِ جہاد مفقود ہونے کی صورت میں مسلمانوں پر کسی قوم یا حکومت سے جہاد بالسیف کرنا اسلامی تعلیم اور احکام کے صریح منافی ہے جب کہ اسلام نے تلوار کا جہاد خاص وقت اور خاص شرائط پر ملحوظ رکھ کر فرض قرار دیا ہے تو معاندین اسلام کا عہد نبوی اور مابعد کی صدیوں میں غیر مسلم قوموں سے مسلمانوں کا جہاد بالسیف کرنے پر اعتراض کرنا محض غلط اور بے سود ہے ایسا ہی وہ لوگ جو عدم شرائطِ جہاد کے باعث غیروں سے جہاد کرنا ضروری خیال کرتے ہیں یا ایسے انسانوں پر جو اسلامی تعلیم کا پاس رکھتے ہوئے غیر مسلموں سے بلا وجہ جہاد بالسیف نہیں کرتے انہیں مورد الزام اور اعتراض ٹھہراتے ہیں یقیناً غلطی پر ہیں ایسے لوگوں کو اسلامی حقائق کی روشنی میں اپنے اعتراض پر نظر ثانی کرکے تقویٰ کی راہ اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ انصاف اور حق پسندوں کا یہی شعار ہے۔

ہمارے صنّاع اور مزدور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مستریوں۔ لوہاروں اور مزدوروں وغیرہ کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وہ ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری یا کوئی دن مقرر کرکے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) پر دیدیا کریں"۔

ہمارے کاریگر حضرات (لوہار، بڑھئی۔ معمار۔ درزی۔ صراف۔ زرگر۔ بوٹ میکر حجام۔ گھڑی ساز۔ جلد ساز۔ قلعی گر۔ مس گر۔ بافندہ وغیرہ) اور مزدور حضرات سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل کرکے اللہ تعالےٰ سے اس کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا بیٹا محمد رفیع اسلم عمر ۱۷ ۱/۲ سال ۲۳/۵ سے ربوہ سے لاپتہ ہے۔ عزیز ٹی آئی کالج کا طالب علم ہے سفید کرتہ شلوار اور ہوائی چپل پہنے ہے۔ کھلتا ہوا گندمی رنگ ہے اگر کسی صاحب کو اس کے بارے میں علم ہو تو ازراہ ہمدردی مجھے اطلاع فرمائیں اگر عزیز یہ اعلان خود پڑھے تو فوراً واپس چلا آئے۔ اس کی والدہ سخت بیمار ہے۔

(محمد شفیع ۵-۶۸/۱۹ ڈی نیو کراچی)

محترم حکیم نظام جان صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد

محترم حکیم نظام جان صاحب کو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ آپ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں موضع تمرکھولہ کے رہنے والے تھے جو مانسہرہ سے ۵۰ میل دور شمال مغرب میں واقعہ ہے موضع تمرکھولہ اور علاقہ اپر تناول میں اُن کے معتقد اب بھی بکثرت موجود ہیں۔ آپ نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی شاگردی میں اُن سے خاص فیض حاصل کرتے ہوئے اپنا دواخانہ انتہائی محنت سے اعلیٰ اور کامیاب طور پر چلایا اور اچھے کامیاب رہے۔ آپ اپنے غریب خویش و اقارب میں ان کی مالی امداد کرنے میں بڑے مخیر اور اپنی مثال آپ تھے اکثر اپنے غیر از جماعت اقارب کی بیواؤں اور یتیم بچوں کی امداد کیا کرتے تھے۔ بسا اوقات ان کے لئے رقوم ان تک پہنچانے کے لئے میرے توسط سے ارسال کردیا کرتے تھے اور وہ رقوم میرے ذریعہ مستحق ہاتھوں تک پہنچنے کے لئے تقسیم ہو جایا کرتی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ ایک دفعہ ان کی ارسال کردہ رقم جس شخص کے توسط سے ارسال کی گئی تھی۔ اس کے ذریعہ تقسیم ہونے میں دیر بھی لگ گئی۔ اور کچھ بالاقساط ادا ہوتی رہی۔ تب انہوں نے اس شخص کے ذریعہ ترسیل بند کردی۔

تقسیم ملک کے بعد انہوں نے جب کہ وہ پہلے ہی سے اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر قادیان کے دائمی مکین ہو چکے تھے۔ قادیان سے اُٹھ کر گوجرانوالہ میں رہائش اختیار کی اور تا وفات وہیں مقیم رہے جلسہ سالانہ پر وہ اپنی دکان چند روز کے لئے ربوہ منتقل کردیا کرتے تھے۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران ان سے ہمیشہ ملاقات کا موقعہ ملتا رہتا تھا وہ اپنے ہم وطن احمدیوں سے بڑی محبت اور اخلاص سے پیش آنے والے موصی تھے۔ وفات کے بعد ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو خیر و برکات سے نوازے اور باہمی محبت اور اتفاق سے رہنے سہنے کی توفیق عطا فرماوے۔

آمین

"فضلِ عمر دار المطالعہ مورو ضلع نوابشاہ" کا افتتاح

مورخہ ۱۲ ہجرت (مئی) بروز اتوار فضل عمر دار المطالعہ مورو (ضلع نوابشاہ) کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ دار المطالعہ اور لائبریری جماعت احمدیہ مورو کے زیر اہتمام قائم کی گئی ہے۔ جو مورو شہر کے ایک پُر رونق علاقہ میں واقعہ ہے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے ایک نہایت بصیرت افروز خطاب "حصول علم کی اہمیت و فضیلت" کے بارہ میں فرمایا۔ جس میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں علوم و معارف کے حصول کی ترغیب دلائی اور صحابہ کرام اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی عظیم الشان علمی خدمات بیان کیں۔

اس پُر اثر خطاب کے بعد دعا کے ساتھ دار المطالعہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس تقریب کے موقعہ پر وسیع پیمانے پر دعوت عصرانہ کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو خوبصورت بینر سے سجایا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات لکھی گئی تھیں۔ افتتاحی تقریب میں معززین شہر۔ وکلاء۔ تجار۔ لیکچراروں۔ پرنسپل مہران کالج کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب کے اکثر اخراجات محترم عبد الہادی صاحب ناصر قمر آباد مقیم مورو نے برداشت کئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس لائبریری اور دار المطالعہ کے ذریعہ وادیٔ مہران کو احمدیت کے نور سے منور کرے۔ آمین۔ (نصر اللہ خان ناصر۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم نوابشاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ برائے دارالاقامۃ النصرۃ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عنایت فرماتے ہیں:-

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی
مکرم مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	" چوہدری عبدالواحد صاحب
مکرم ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ	" میاں غلام محمد صاحب اختر
" مولوی سلطان محمود صاحب انور	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب	مکرم گیانی عباد اللہ صاحب
" بشیر احمد صاحب خادم	" مختار احمد صاحب ہاشمی
" نصر اللہ خان صاحب ناصر	" حمید احمد خالد صاحب
" نور احمد مرتضیٰ صاحب	" مولوی رشید احمد چغتائی صاحب
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز ی	" مرزا محمد حسین صاحب کراچی
محترمہ اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی	" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
مکرم شیخ فضل احمد صاحب	" حکیم محمد اسلم صاحب ظفر زیروی (از طرف والد صاحب مرحوم)

" منیر مسعود صاحب (از طرف چوہدری نورالدین جہانگیر صاحب مرحوم)
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (از طرف ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاٹھی مرحوم)

مکرم ناصر احمد صاحب راولپنڈی	مکرم چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
مکرمہ بیگم امیر عنایت صاحبہ کراچی	مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بہاولنگر
" امۃ الحفیظ صاحبہ (از طرف مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم)	" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب زکی مرحوم
" قدسیہ صاحبہ (از طرف حرمت النساء بیگم مرحومہ)	" محبوبہ رشید نواز صاحبہ کراچی
" زہرہ رفعت نور صاحبہ ملتان	" تسلیم بیگم صاحبہ چک ۲۶ گجرات

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے تبلیغ ماہ شہادت ۱۳۵۱ ہش میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم محمد انور صاحب چھچھہ چک 543/E.B ضلع ملتان	۵٫۰۰	روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ حمید احمد صاحب خالد	۲٫۰۰	روپے
" امۃ الہادی نعیم صاحبہ کراچی ۵	۵۰٫۰۰	روپے
مکرم محمد یوسف محمد اسحٰق صاحبان۔ نواب شاہ	۵٫۰۰	روپے
" نسیم احمد صاحب باجوہ ربوہ	۲٫۰۰	روپے
" غلام احمد خان صاحب ایم جی ب لائل پور	۱۰٫۰۰	روپے
محترمہ بیگم صاحبہ لفٹننٹ کرنل راجہ منصور احمد صاحب گجرات	۱۲٫۰۰	روپے
مکرم شیخ محمد نعیم صاحب ربوہ	۱٫۰۰	روپے
مکرمہ قدسیہ افضل صاحبہ ربوہ	۱٫۰۰	روپے
" امۃ السلام صاحبہ جامعہ نصرت ہوسٹل	۵٫۰۰	روپے
مکرم عبدالہادی صاحب۔ نیو یارک	۵۰٫۰۰	روپے
" کیپٹن ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب گجرات	۵۰٫۰۰	روپے
" بریگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب نانا	۵۰٫۰۰	روپے
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کماسن ضلع لاہور	۱٫۰۰	روپے
مکرم رشید احمد ملک صاحب لاہور	۵۰٫۰۰	روپے
محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بیگم مرزا مظفر رحیم صاحب کوئٹہ	۱۰٫۰۰	روپے
مکرم خالد محمود صاحب ربوہ	۲٫۰۰	روپے
" امام عبدالقدیر صاحب قاضی احمد نواب شاہ	۱۰٫۰۰	روپے

(باقی)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ضروری ارشاد

عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلعم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کے احباب و خواتین جو بفضل اللہ تعالیٰ صاحب نصاب ہیں اور جن کو ادائیگی زکوٰۃ کا احساس ہے باقاعدگی سے اپنی زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر ابھی بعض ایسے احباب بھی ہیں جن پر زکوٰۃ واجب تو ہوتی ہے لیکن غالباً مسائل کی لاعلمی کی وجہ سے ادا نہیں کر رہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ صدران سیکرٹریان مال، مربیان جماعت ہائے احمدیہ اور انسپکٹران بیت المال تمام ایسے احباب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد سے آگاہ فرمائیں تاکہ وہ اس اہم فریضہ کو ادا کر سکیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

میری عزیز بہنو! اللہ تعالیٰ کے فضل و عنایت اور آپ سب کی قربانیوں کے نتیجہ میں جامعہ نصرت کا سائنس بلاک مکمل ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ کے ذمہ چھ ہزار روپے جمع کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس وقت تک ۴۴۵۴٫۷۳ روپے جمع ہو چکے ہیں اور ۱۵۴۶/- کی ضرورت ہے۔ مومن کسی کام کو نامکمل نہیں چھوڑتا۔ پندرہ سو روپے کی رقم ہماری جماعت کی پانچ خواتین تین تین سو ادا کر دیں تو ایک دن میں یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ اس طرف صاحب استطاعت خواتین توجہ دیں گی۔ اور خدا کرے ایسا ہو تاکہ اگلے اعلان میں یہ آپ کو خوشخبری سنا سکوں کہ چندہ پورا ہو چکا ہے۔

گزشتہ اعلان کے بعد صرف مندرجہ ذیل کی طرف سے سائنس بلاک کا چندہ موصول ہوا ہے

محترمہ عفت خاتون صاحبہ بھٹہ ربوہ	۳۰۰٫۰۰	روپے
لجنہ لطیف نگر فارم	۵٫۰۰	"
دارالرحمت غربی الف ربوہ	۷٫۰۰	"
لجنہ حیدرآباد	۲۴۰٫۰۰	"
محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ حمید احمد رانا کراچی	۱۰۰٫۰۰	"
محترم ڈاکٹر رشید احمد صاحب	۳۰۰٫۰۰	"
محترمہ رضیہ تسلیم صاحبہ	۲٫۰۰	"
صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۵۰٫۰۰	"

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شکریہ اور درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ (اہلیہ پروفیسر میاں عطاء الرحمن صاحب) کی اچانک وفات پر کثیر تعداد میں خطوط موصول ہوئے ہیں چونکہ بوجہ مصروفیت الگ الگ خطوط لکھنے کے قابل نہ ہو سکوں گا اس لئے خاکسار تمام احباب کا جنہوں نے مجھے دیار غیر میں تعزیت کے خطوط لکھے ہیں شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین نیز ہمارے والد بزرگوار کی مکمل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نعیم المنان)
(ابن پروفیسر میاں عطاء الرحمن صاحب) نیویارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری روح کے آئینے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی تصویر آنی ہی نہیں چاہیئے

حقیقی احمدی وہی ہے جس کا دل خدا اس کے رسول اس کی کتاب اور اس کی مخلوق کی محبت و پیار سے لبریز ہو

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

ربوہ ۸ر احسان ہش ۱۳۵۱ (مطابق ۸ر جون ۱۹۷۲ء) بروز جمعرات آج بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ ہر لحظہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنے سامنے رکھیں اور حضور کی پاک اور مقدس زندگی کو جو کہ خیر محض تھی اپنے لئے مشعل راہ بنا کر بلا امتیاز مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان کی خدمت اور ہمدردی کو اپنا شعار بنائیں۔

حضور نے یہ ایمان افروز خطاب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس کے اختتام پر تقسیم انعامات کے موقع پر فرمایا۔ خطاب سے قبل حضور نے اپنے دست مبارک سے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کو انعامات عطا فرمائے

حضور کی تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چھ بجے شام بذریعہ کار ایوان محمود میں تشریف لائے جہاں یہ تقریب منعقد ہو رہی تھی خدام نے کھڑے ہو کر اھلاً و سھلاً و مرحبا اور اللہ اکبر، خاتم الانبیاء زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ متعدد بزرگان سلسلہ، مبلغین اسلام اور احباب جماعت بھی اس تقریب میں شامل ہوئے

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ کلاس کے ایک طالب علم محمد شکر اللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں حافظ محمد ذوالفقار صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان نے کلاس کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس بتدریج ہر لحاظ سے ترقی پذیر ہے اور خدام کی دینی تربیت کا ایک اہم اور کامیاب ذریعہ ثابت ہو رہی ہے۔

تقسیم انعامات

رپورٹ پڑھے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات عطا فرمائے اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔ تقسیم انعامات کے بعد حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنا نہایت درجہ ایمان افروز خطاب شروع فرمایا۔

خطاب کے آغاز میں حضور نے اعلان فرمایا کہ آئندہ سال سے اس کلاس کے پروگرام میں تین پریکٹیکل بھی ہوا کریں گے تا کہ اس کی افادیت میں اضافہ ہو سکے۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنا دیں جو مجھ سے مشورہ حاصل کر کے تعلیمی پروگرام وضع کرے۔

طلباء کیلئے ایک بیش قیمت تحفہ

حضور نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ ۷ر جون کو حضور نے کلاس سے جو بیش قیمت اور اہم خطاب فرمایا تھا اس کا خلاصہ صیغہ زود نویسی کی طرف سے پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے حضور نے فرمایا آج جب کہ یہ کلاس اختتام پذیر ہو رہی ہے میں یہ پمفلٹ کلاس میں شامل ہونے والے ہر طالب علم کو بطور تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ خدام کو چاہیئے کہ وہ اسے پڑھیں اور اس پر غور و تدبر کریں اور پھر اپنے غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ گفتگو کے لئے بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (اس مرحلہ پر حضور کے زیر ارشاد تمام طلباء میں یہ پمفلٹ تقسیم کر دیا گیا اور پھر حضور نے طلباء سے دریافت کر کے یہ تسلی کر لی کہ ہر طالب علم تک یہ پمفلٹ پہنچ گیا ہے)

حضور کا بصیرت افروز خطاب

حضور نے فرمایا انسان کا جسم اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسا بنایا ہے کہ اسے کچھ وقت کھانا کھانے کے لئے چاہیئے اور پھر کچھ وقت اسے ہضم کرنے کے لئے درکار ہوتا ہے اور ہضم کرنے کے لئے وقت نسبتاً زیادہ ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس کے بغیر صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔ حضور نے فرمایا بالکل یہی حال حافظہ کا اور انسان کی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کا ہے۔ کچھ وقت ان کو سیکھنے کے لئے چاہیئے اور پھر کچھ وقت انہیں اپنانے کے لئے ملنا چاہیئے۔ جسمانی غذا کی طرح روحانی اور اخلاقی غذا کو ہضم کرنے کے لئے بھی کچھ وقت انسان کی روح اور اس کے دل و دماغ کو ملنا چاہیئے۔ پس جو کچھ آپ نے یہاں پڑھا یا سیکھا اب آپ اس پر غور و تدبر کریں اور اسے اپنے دل و دماغ میں جگہ دیں تا کہ وہ ہضم ہو کر حقیقی معنوں میں آپ کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور انہیں اجاگر کرنے کا موجب ہو سکے

حضور نے فرمایا آپ میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ اپنے عمل سے دنیا کو یہ بتا دیں کہ حقیقی احمدی کیسے ہوتے ہیں دنیا کو یہ نظر آجانا چاہیئے کہ احمدی وہ ہوتا ہے جو اپنے خدا سے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قرآن سے اور خدا کی تمام مخلوق سے حقیقی محبت اور پیار رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم ہر لحاظ سے ایک جامع اور مکمل کتاب ہے اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عملی زندگی میں اس پر عمل کر کے ہمیں دکھلا دیا۔ اسی کا نام اسوہ ہے۔ حضور کا اسوہ یہ ہے کہ حضور دن رات خدا کی مخلوق کی بہتری اور ہمدردی کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ دوست دشمن سب کے لئے بے پایاں شفقت محبت اور ہمدردی رکھتے تھے۔ گویا حضور خیر محض تھے جس میں سے شفقت و ہمدردی کی ہزاروں شعاعیں نکل نکل کر دنیا کو منور کرتی تھیں۔ حضور تڑپ تڑپ کر جو دعائیں کرتے تھے ان کا دائرہ اس وقت کی پوری معلوم دنیا پر محیط تھا یہی ہے وہ اسوہ حسنہ جس پر ہم نے عمل کرنا ہے۔ کسی کے خلاف نفرت کی گرمی نہ ہو ہر ایک کے لئے حتیٰ کہ مخالفین کے لئے بھی دل شفقت و ہمدردی سے بھرے ہوئے ہوں۔ دل میں بس ایک ہی گرمی ہو اور وہ خدا اور اس کے رسول کے پیار کی گرمی ہے۔ ہماری روح کے آئینہ میں سوائے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے اور کوئی تصویر آنی ہی نہیں چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ اور پھر مختصر الفاظ میں خدام پر صحت جسمانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ پر جو اہم اور نازک ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں صرف اسی صورت میں نبھایا جا سکتا ہے جب کہ آپ کے جسم بھی انہیں برداشت کرنے کے قابل ہوں اس لئے روحانی اور اخلاقی صلاحیتوں کے ساتھ ہی اپنی جسمانی قوتوں کی صحیح نشوونما کا اہتمام کرنا بھی بہت ضروری ہے کیونکہ ایک صحتمند اور مضبوط جسم ہی اپنی تمام دینی اور دنیوی ذمہ داریوں کو اچھی طرح ادا کر سکتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

کلاس کی مختصر رپورٹ

اس سال یہ کلاس ۲۶ ہجرت (مئی) کو شروع ہوئی تھی اور ۸ر احسان (جون) کو اختتام پذیر ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۹۸ مجالس خدام الاحمدیہ کے ۴۷۴ خدام شامل ہوئے جب کہ گزشتہ سال اس کلاس میں ۲۶۳ مجالس کے ۴۲۸ خدام نے حصہ لیا تھا۔ اور اس سے پہلے ۱۹۷۰ء میں صرف ۱۳۹ مجالس کے ۲۷۰ خدام اس میں شامل ہوئے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تعداد مجالس اور تعداد خدام کے لحاظ سے بھی یہ کلاس سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔

کلاس کے پروگرام میں روزانہ نماز تہجد نماز باجماعت۔ درس اور مختلف اہم موضوعات پر علماء سلسلہ و مبلغین اسلام کی تقاریر قابل ذکر ہیں۔ طلباء کو خود بھی تقاریر کی مشق کرنے کا موقع دیا گیا مطالعہ کے لئے اہم دینی کتب فراہم کی گئیں۔ جو نصاب خدام کے لئے مقرر تھا اسے ۸۸ صفحات پر مشتمل نوٹس کی صورت میں بھی شائع کر دیا گیا تھا تاکہ طلباء اس سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ تعلیمی پروگرام روزانہ پوری باقاعدگی کے ساتھ جاری رہا۔ صحت جسمانی کے سلسلے میں روزانہ نماز فجر کے بعد اجتماعی ورزش کرائی جاتی تھی۔ شام کو کھیلوں کا انتظام تھا جس کے انعامی مقابلے کرائے گئے۔ ایک اجتماعی وقار عمل ہوا جس میں طلباء نے ۲۰۰ فٹ لمبی سڑک پر مٹی ڈال کر اسے قابل استعمال بنایا۔ ان کی خوراک، رہائش صفائی۔ آب رسانی، روشنی اور طبی امداد کا معقول انتظام کیا گیا۔ نظم و ضبط کو برقرار رکھنے اور اس کی عادت ڈالنے کی طرف خاص توجہ دی گئی جس کی وجہ سے یہ کلاس خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود علالت طبع اور دیگر اہم دینی مصروفیات کے ۴ بار ازراہ شفقت کلاس میں تشریف لائے۔ ۷ر جون کو حضور نے ایک نہایت اہم اور بیش قیمت خطاب فرمایا جو کہ سوا دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد ۸ر جون کو کلاس کی اختتامی تقریب میں پھر حضور نے تشریف لا کر خطاب فرمایا۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح یہ کلاس بڑی کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵